153109 - ورم کی بنا پر سارا ماہ خون آتا ہے رمضان کے روزے کیسے رکھے ؟

سوال

میری والدہ کی عمر اکیاون برس ہے اور ورم ہونے کی بنا پر انہیں سارا ماہ ہی خون آتا رہتا ہے، کیا وہ اس حالت میں نماز روزہ کی پابندی کریں گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

عورت کی سن ایاس یعنی کس عمر میں عورت کو ماہواری آنے کی امید ختم ہو جاتی ہے علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء پچاس برس کہتے ہیں اور بعض نے ساٹھ برس کہا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ اس کی کوئی حد نہیں بلکہ عورتوں میں یہ مختلف عمر میں ہوتا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس سلسلہ میں عورتیں مختلف ہیں: بعض عورتیں جلد ناامید ہو جاتی ہیں، اور بعض کو ساٹھ یا ستر برس کی عمر سے بھی زائد عمر تك حیض آتا رہتا ہے، اس لیے جب عورت کو ماہواری آئے تو وہ حائضہ شمار ہوگی چاہے جس حالت اور عمر میں ہو.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ عورتیں جوحیض سے نا امید ہو چکی ہوں .

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے کسی معین عمر کی تحدید نہیں فرمائی، اس لیے عورتوں میں مختلف ہوتی ہے.

خلاصہ یہ ہے کہ حیض کا خون گندگی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بیان کیا ہے، اس لیےجب بھی حیض کا خون آئے تو عورت پر جو لازم ہے اس کی ادائیگی واجب ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب ابن عثیمین (12 / 123).

اس لیے جب آپ کی والدہ عمر کی اس حد تك پہنچ چکی ہوں جس میں حیض منقطع ہو جاتا ہے اور پھر انہیں یہ بیماری لاحق ہوئی ہو تو یہ حیض کا خون نہیں ہوگا، اس لیے وہ لنگوٹ وغیرہ باندھے اور خون دھو کر ہر نماز کے

لیے وضوء کرکے نماز ادا کرے.

اور اگر یہ بیماری اسے نا امیدی کی عمر کو پہنچنے سے قبل لگی ہو تو اسے اپنی ماہواری کے ایام شمار کر کے ان ایام میں نماز روزہ چھوڑنا ہوگا، اور جب عادت کے مطابق دن ختم ہو جائیں تو وہ غسل کر کے نماز روزہ کی پابندی کریگی چاہے خون آتا بھی رہے، کیونکہ یہ حیض کا خون نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" مسلسل خون آنا اور مستقل رہنا ایك بیماری ہے جب وہ نماز ادا کرنا چاہے تو استنجاء کرکے وضوء کرے اور لنگوٹ باندھ لے تا کہ خون باہر نہ آئے اور لباس خراب نہ کرے، اور نماز ادا کر لے، اسے ہر نماز کے وقت ایسا کرنا ہوگا.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا تھا:

" تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃالدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (4 / 259).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایك چھپن برس کی عورت کی پچاس برس کی عمر سے ماہواری بدنظمی کا شکار ہے، اب اسے مہینہ میں دو یا تین بار خون آنے لگا ہے، اور بعض اوقات نو دن تك آتا رہتا ہے، اور یہ خون حیض کے خون کی صفات جیسا ہے، اور وہ ایك بار آ کر دوسری بار آنے کےدرمیان طہر یعنی پاکی نہیں دیکھتی جب بھی خون آتا وہ نماز روزہ چھوڑ دیتی، لیکن پھر علم ہوا کہ اس کے رحم میں ورم ہے.

اور ڈاکٹر نے بتایا کہ یہی ورم خون آنے کا سبب ہے، یہ بتائیں کہ اس عورت کی نماز روزہ اور جماع کے متعلق کیا حالت ہو گی، اور جو برس بیت گئے ہیں ان کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب ڈاکٹر حضرات یہ فیصلہ کریں کہ آنے والا خون زخم کا تھا تو یہ عورت پاك ہے وہ نماز روزہ کی پابندی کریگی، اور اگر واضح نہ ہو تو اس عورت کا حکم استحاضہ والی عورت کا ہوگا، وہ اپنی ماہواری کی عادت کے ایام ہر ماہ نماز روزہ چھوڑے گی اور پھر غسل کر کے نماز روزہ کی ادائیگی کریگی اور خاوند ہم بستری بھی کر سکتا ہے چاہے اسے خون آتا بھی رہے.

رہے بیتے ہوئے برس تو اس کے بارہ میں اس عورت پر کچھ نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورتوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا تھا " انتہی

دیکھیں: ثمرات التدوین (25).

واللہ اعلم .